شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر

مسلم معاشرہ میں مسجد کی اہمیت

۲۱ رمضان المبارک ـ ۲ جنوری اتوار کو جامعہ اسلامیہ جی ٹی روڈ کامونکی میں مسجد شہدائے اسلام کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ ' پیر طریقت حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ ' حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری مدظلہ ' حضرت مولانا پیر سیف اللہ خالد نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور اس موقع پر تقریب سے مولانا زاہد الراشدی ' مولانا حافظ سرفراز احمد ' مولانا حافظ محمد اکرام ' جناب ڈاکٹر غلام محمد اور دیگر حضرات نے خطاب کیا جبکہ قومی اسمبلی کے رکن رانا نذیر احمد اور صوبائی اسمبلی کے رکن چودھری شمشاد احمد خان نے بھی شرکت کی اور علاقہ بھر سے علماء کرام اور دینی احباب کی ایک بڑی تعداد اس تقریب میں شریک ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے اس موقع پر جو خطاب فرمایا ' جامعہ اسلامیہ کے مہتمم مولانا عبد الرؤف فاروقی نے اسے قلمبند کیا ہے اور ان کی رپورٹ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

بعد الحمد والصلوٰۃ!

یہ ہم سب کی خوش بختی ہے کہ ہم ایک ایسی تقریب میں جمع ہیں جو ایک مسجد کے سنگ بنیاد کے لیے منعقد ہو رہی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک دینی ادارہ قائم ہے جہاں حفظ قرآن مجید کے علاوہ علوم دینیہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اور طلباء یہاں موجود ہیں جو اپنے اساتذہ سے دین کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اب اس ادارے کے ساتھ ایک مسجد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے تا کہ وہاں باجماعت نمازوں کا بھی اہتمام ہو اور دین حقہ کی تبلیغ و اشاعت کا بھی کام ہو۔ مسجد در اصل عامۃ المسلمین کے لیے قرآن و سنت اور آثار صحابہؓ سے حاصل ہونے والے دین اور اس کے احکام کی تبلیغ کا مرکز ہوتی ہے ' اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی سنت سے لوگوں کو روشناس کرایا جاتا ہے اور معاشرے میں شرک ' بدعات ' برے اخلاق اور بے دینی کے جو کام اور رسوم و رواج پھیل رہے ہوتے ہیں مسجد سے ان کو ختم کرانے کے لیے مسلمان عوام کی ذہن سازی کی جاتی ہے اور اسی لیے مسجد کو مسلمانوں کے معاشرے میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

دنیا میں چار مساجد آج بھی ایسی موجود ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام کے ہاتھوں تعمیر کرایا۔ ان میں سے پہلی مسجد ' مسجد حرام ہے۔ مسجد حرام کو "بیت اللہ" اللہ کا گھر کہا گیا ہے۔ اسے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔ لیکن طوفان نوحؑ میں اس کی عمارت باقی نہ رہی تو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے تعمیر کیا۔ اس تعمیر میں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے معاونت کی اور یہ بیت اللہ مسجد حرام آج بھی موجود ہے اور دنیا بھر کے مسلمان اسی مسجد کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے اور اپنے یہاں کی مساجد کا رخ اسی طرف کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا و ھدی للعالمین "بے شک پہلا گھر جو تمام انسانوں کے لیے (قبلہ عبادت) بنایا گیا ' وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے۔ مبارک اور سب جہانوں کے لیے ہدایت کا مرکز ہے۔ یہ مسجد آج بھی موجود ہے بلکہ یہی اس دنیا کے قیام کا سبب ہے۔

دوسری مسجد ' مسجد اقصیٰ ہے۔ یہ بھی پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں تعمیر ہوئی اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذریعہ اس کی جدید تعمیر کرائی گئی۔ اس کو قبلہ اول کہتے ہیں اور یہ مسجد بھی آج موجود ہے۔

تیسری مسجد ' مسجد قبا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف تشریف لائے تو مدینہ کی آبادی میں داخل ہونے سے پہلے آپؐ نے مدینہ کے مضافات میں قیام فرمایا۔ یہاں آپؐ نے ایک مسجد کی تعمیر کی اس کا نام مسجد قبا ہے۔ آپؐ نے خود اس کی تعمیر میں حصہ لیا اور یہ مسجد بھی آج تک موجود ہے۔

چوتھی مسجد ' مسجد نبویؐ شریف ہے۔ حدیث شریف کی کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچے تو آپ اونٹنی پر سوار تھے۔ آپؐ کی اونٹنی جہاں آکر اللہ کے حکم سے بیٹھ گئی وہیں بعد میں مسجد تعمیر کی گئی۔ اس موقع پر تو آپؐ حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کے گھر مہمان ہوئے اور یہاں کئی ماہ قیام فرمایا لیکن آپؐ کی طبیعت میں ایک اضطراب سا رہا۔ اسے حضرت ابو ایوب ؓ نے محسوس کیا تو عرض کیا کہ یا حضرت! کیا آپ کی مہمان نوازی میں ہم سے کوئی کوتاہی ہو رہی ہے کہ آپ کی طبیعت مضطرب ہے؟ اگر آپ حکم دیں تو آپؐ کے لیے الگ مکان تعمیر کرا لیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ' نہیں! میں اپنے گھر کے لیے نہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کے لیے مضطرب ہوں اور چاہتا ہوں کہ مسجد تعمیر کی جائے۔ چنانچہ زمین کا وہ ٹکڑا جس پر پہلے روز اونٹنی آکر بیٹھی تھی ' مسجد کے لیے پسند کیا گیا۔ یہ دو یتیم بچوں کی ملکیت تھا۔ انہوں نے بخوشی اسے مسجد کے لیے وقف کر دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لیکن آپؐ نے اسے اس خیال سے قبول نہ فرمایا کہ بعد میں کوئی یہ نہ کہے کہ نابالغ و

یتیم بچوں سے بلا معاوضہ زمین لے لی گئی اور اس طرح ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہم اس کو "قیمتاً" خریدیں گے۔ اس کی قیمت دس درہم طے ہوئی جو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے ذاتی مال میں سے ادا کی اور اپنی طرف سے اسے مسجد کے لیے وقف کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعمیر کے لیے پہلا پتھر اپنے ہاتھوں سے رکھ کر تعمیر کا آغاز کیا اور تعمیر میں برابر بذات خود صحابہ کرامؓ کے ساتھ شریک رہے۔ یہ مسجد نبویؐ کہلاتی ہے۔ بس یہی چار مساجد ہیں جو انبیاء کے ہاتھوں تعمیر ہوئیں اور آج تک موجود ہیں۔

مسلمان جب کوئی مسجد تعمیر کرتے ہیں تو ان انبیاء کرامؑ اور خصوصاً خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے اتباع میں ہی اس کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مساجد تعمیر کرنے والوں کے اوصاف بیان کیے ہیں اور اس کام کو ایمان و اعمال صالحہ کی دلیل قرار دیا ہے کہ جو مسلمان اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتے اور اس کے دین کی تبلیغ و اشاعت کے مراکز آباد کرتے ہیں' ان کا ایمان اور اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں معتبر اور قبول ہیں۔

آج اس دینی درسگاہ کے ساتھ اسی طرح ایک مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ میں اب بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ میرے لیے اٹھنا' بیٹھنا اور چلنا پھرنا دشوار ہو گیا ہے لیکن جب مولانا فاروقی صاحب نے مجھے مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لیے کہا' میں ویسے بھی ان جیسے علماء سے محبت کرتا ہوں جو علماء دیوبند کے مسلک و مشرب کے مطابق دین کی خدمت میں مصروف ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کی برصغیر میں نمائندہ اور اسلام کی ترجمان جماعت علماء دیوبند کی جماعت ہی ہے۔ لہٰذا جو علماء اس کے ساتھ وابستہ ہیں اور اپنی زندگی دین کے لیے خرچ کر رہے ہیں میں ان کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ تو جب مولانا فاروقی صاحب نے مجھے سنگ بنیاد کی تقریب میں شریک ہونے کے لیے کہا' بیماری اور کمزوری کے باوجود میں نے اس تقریب میں شریک ہونے کا وعدہ کر لیا کیونکہ آخری عمر میں اس طرح کے بابرکت کاموں میں شریک ہونے کی اللہ تعالیٰ سعادت فرما دے تو اس کی بہت بڑی عنایت ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس وعدہ کے مطابق مجھے یہاں شریک ہونے کی توفیق بھی محض اپنے فضل و کرم سے دے دی۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی شرکت قبول فرمائے اور اس مدرسہ جامعہ اسلامیہ کو مزید ترقی دے اور مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اپنے خصوصی خزانوں سے وسائل نصیب فرمائے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سب حضرات کو نصیحت کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ اس مدرسہ کی تعمیر و ترقی' مسجد کی تعمیر اور جامعہ اسلامیہ کے ذریعہ ہونے والے دینی تعلیم کے کام میں زیادہ سے زیادہ مالی تعاون بھی کریں اور مولانا فاروقی صاحب کے ساتھ اس کام میں ساتھی بن کر ہاتھ ان کا ہاتھ بٹائیں۔ اور دوسری نصیحت یہ ہے کہ علماء اہل سنت والجماعت' علماء دیوبند کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ رکھیں اور تمام علماء دیوبند کی جماعتوں پر مشتمل جو جماعت مجلس عمل علماء اسلام کے نام سے ملک میں کام کر رہی ہے اس کو کامیاب بنانے کے لیے کوشش کریں تا کہ توحید' سنت' آثار صحابہؓ اور فقہ اسلامی کی تبلیغ ہو سکے۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد شہدائے اسلام کی تعمیر کو آسان بنائے۔ اس مدرسہ جامعہ اسلامیہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے اور ان کو توحید و سنت کی تبلیغ و اشاعت کا عظیم مرکز بنائے۔ آمین۔

الشریعہ کے بارے میں ایک ضروری اعلان

الشریعہ ملک بھر میں بہت سے احباب کی خدمت میں اعزازی طور پر بھجوایا جاتا رہا ہے اور زیر نظر شمارہ سمیت سال رواں کے تین شمارے بھی بھجوائے گئے ہیں لیکن ادارہ اس سلسلہ کو مزید جاری رکھنے کا متحمل نہیں ہے اس لیے اعلان کیا جا رہا ہے کہ چند مخصوص اور محدود شخصیات کے علاوہ آئندہ کسی کو الشریعہ اعزازی طور پر نہیں بھجوایا جائے گا۔ اگر آپ الشریعہ کا مطالعہ جاری رکھنا چاہتے ہیں تو سالانہ زر خریداری مبلغ یکصد روپے بذریعہ منی آرڈر حافظ محمد عمار خان ناصر ایڈیٹر پندرہ روزہ الشریعہ مرکزی جامع مسجد (پوسٹ بکس ۳۳۱) گوجرانوالہ کے نام ارسال کر دیں یا بلا معاوضہ پرچہ حاصل کرنے کی مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کریں۔

☆ کم از کم پانچ سالانہ خریدار مہیا کر دیں ☆ اپنے حلقہ میں ایجنسی قائم کرا دیں جو کم از کم پانچ پرچوں پر جاری کی جائے گی۔

☆ کم از کم چھ سو روپے کا اشتہار (نصف اندرونی عام صفحہ) مہیا کر دیں۔

اس کے علاوہ کسی دوست کو بلا معاوضہ پرچہ ارسال نہیں کیا جائے گا اور ۱۶ فروری ۹۹ء کا شمارہ صرف ان حضرات کو بھجوایا جائے گا جن کی تحریری اطلاع ۱۰ فروری تک موصول ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(ادارہ)